سوال

سعی میں وکالت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص حج یا عمرہ کی سعی سے عاجز ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا وہ سعی یا طواف میں کسی کو اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے؟ اور اگر حج کا وقت ختم ہونے کے بعد وہ خود تندرست ہو جائے تو کیا کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طواف اور سعی میں وکالت صحیح نہیں ہے بلکہ لازم یہ ہے کہ طواف اور سعی کو خود کیا جائے خواہ اس کے لیے چارپائی یا گاڑی وغیرہ کا استعمال کیوں نہ کرنا پڑے۔ اگر کسی کو شدت مرض کے باعث اس کی بھی طاقت نہ ہو تو وہ بدستور حالت احرام میں رہے اور شفایاب ہونے کے بعد طواف وسعی کرے خواہ کئی ماہ گزر جائیں بشرطیکہ اس کے شفایاب ہونے کی امید ہو، اس کے لیے احرام کو ختم کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ کسی کے باطل کرنے سے باطل نہیں ہوتا اور اگر کوئی شخص شفایاب ہونے سے مایوس ہو جائے تو وہ محصر (راستے میں روکے ہوئے شخص) کی طرح ہے، اسے چاہیے کہ ایک بکری ذبح کر کے حرم کے مسکینوں کو کھلا دے اور حلال ہو جائے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن أُحصِر‌تُم فَمَا استَيسَرَ‌ مِنَ الهَدىِ ... سورة البقرة ١٩٦

"اور اگر (راستے میں) روک لیے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو۔)"

اور اگر بکری کی قیمت موجود نہ ہو تو پھر دس روزے رکھے اور پھر حلال ہو جائے۔ اور اگر کوئی شخص عرفہ سے قبل بیمار ہو جائے اور وقوف عرفہ نہ کر سکے تو اس کا حج فوت ہو گیا، لہذا اسے چاہیے کہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی